روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029
منگل 19- ستمبر 2000ء - 20 جمادی الثانی 1421 ہجری - 19 تبوک 1379 ہش جلد 85-50 نمبر 213

اندھیروں سے نجات کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ ہمارے دل خیر پر جمع کر دے اور ہمارے مابین صلح کے سامان مہیا فرما اور ہمیں سلامتی کی راہیں دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے اور نور کی طرف لے آ اور ہمیں بری باتوں اور فتنوں سے بچا خواہ ان کا تعلق ظاہر سے ہو خواہ باطن سے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشہد)

حضرت مسیح موعود کی مقبول دعاؤں کا ایمان افروز اور لذت آفریں تذکرہ

طاعون کے مریض کو خون جاری ہو گیا دعا سے نئی زندگی مل گئی

دودھ سے شدید الرجی کے مریض کو دودھ پلایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ستمبر 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔ 15 ستمبر 2000ء- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے حضرت مسیح موعود کی مقبول دعاؤں کے بیان کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضرت مسیح موعود نے سعد اللہ لدھیانوی کی موت کیلئے جناب الٰہی میں دعا کی کیونکہ یہ شخص بدگوئی میں اسقدر بڑھ گیا اور نظم و نثر میں اسقدر گالیاں دیں کہ پنجاب میں اول درجہ کا بدگو بن گیا۔ چنانچہ وہ جنوری 1907ء میں نمونیہ پلیگ میں مبتلا ہو کر جہانِ فانی سے رخصت ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا یہ میرے روبرو مرے گا۔ ایک لڑکے کو طاعون ہو گیا اور خون جاری ہو گیا۔ جب یہ کیفیت ہو تو کوئی شخص نہیں بچتا۔ حضرت صاحب کی دعا سے لڑکا بچ گیا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ ویسا ہی نشان ہے جیسے عبدالکریم کو جب باؤلے کتے کے کاٹنے کے بعد دیوانگی کے آثار شروع ہوئے اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تو دعا سے اس کو نئی زندگی مل گئی۔ مولوی محمد علی صاحب کو بھی طاعون ہوا تمام آثار ظاہر ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود نے پیشانی پر ہاتھ رکھا تو بخار ختم ہو گیا۔ حضرت منشی اروڑا خان صاحب نے سفر پر روانگی سے پہلے بارش کی دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ اتنی بارش ہو کہ اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی۔ حضرت صاحب مسکرائے حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے کہا میرے لئے یہ دعا نہ کریں۔ یکایک تیز بارش ہوئی یکہ الٹا اور منشی اروڑا خان صاحب گڑھے میں گرے جو بارش کے پانی سے پر تھا جبکہ منشی ظفر احمد صاحب اونچی جگہ گرے۔ دونوں کو چوٹ نہ آئی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی ڈاکٹر عطر دین صاحب کے لئے دعا' حضرت فضل الرحمان حکیم صاحب کے والد کو لڑکا عطا ہونے کی دعا' حضرت حافظ نبی بخش صاحب کے موتیا دور ہونے کی دعا بیان فرمائی۔ حضرت حافظ حامد علی صاحب کے بھائی زین العابدین کے بچے بچپن میں فوت ہو جاتے تھے۔ حضور گھر کے دروازے میں ہی کھڑے ہو گئے اور دعا شروع کر دی اتنی لمبی دعا کی کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ حضور کے آنسو مسلسل بہتے رہے۔ آخر دعا ختم کر کے فرمایا اٹھرا کی بیماری دور ہو گئی۔ اب جو بچہ ہو گا وہ زندہ رہے گا۔ اس کی شکل بھی مجھے دکھائی گئی۔ چنانچہ اس کے بعد 4 لڑکے اور 3 لڑکیاں پیدا ہوئیں جو سب زندہ رہے۔ شدید کھانسی کے مریض نے دعا کیلئے عرض کیا دعا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا جاؤ اب کبھی کھانسی نہ ہوگی۔ مریض نے نسخہ کیلئے اصرار کیا تو فرمایا ملٹھی الائچی اور منقہ کھاؤ۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے دودھ سے شدید الرجی کے مریض کو دودھ پلایا تو وہ بالکل ٹھیک رہا۔ مرگی کے ایک مریض کو جو موت کی تمنا کر رہا تھا دعا سے ٹھیک کر دیا' بسراواں کی طرف کے ایک دیہاتی کی درخواست پر بارش کیلئے دعا کی جل تھل ہو گیا' حضرت خلیفہ رابع ایدہ اللہ کی نانی صاحبہ کے دانت میں شدید درد تھا جو کسی دوا سے ٹھیک نہ ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے وضو کیا اور دعا شروع کی۔ دو نفل پڑھنے کے بعد حال پوچھا تو دانت درد غائب تھا' منشی عطا محمد صاحب پٹواری نے کہا کہ اگر میری پسند کی بیوی سے لڑکا ملے تو میں مرزا صاحب کو مانوں گا چنانچہ دعا سے ایسا ہی ہوا' عصر کے بعد سیر کے لئے گئے تو غیر احمدی جس نے باغ کا ٹھیکہ لے رکھا تھا خشک سالی کے پیش نظر دعا کی التجا کی حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور فرمایا جلدی گھر چلو۔ حالانکہ حضور کا ارادہ شام تک سیر کا تھا۔ گھر پہنچے ہی تھے کہ موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔ تلی بڑھنے کے مریض کیلئے دعا کی۔ دعا کے بعد یوں لگا جیسے تلی کسی نے نکال لی ہے مریض ٹھیک ہو گیا۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد دعا کے بارے میں بیان فرمایا۔ جس میں فرمایا کہ نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسمِ اعظم ہے۔ دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ یہ مومن کا ہتھیار ہے۔ خبیث کے لئے دعا کے اسباب میسر آجائیں تو وہ صالح ہو جاوے۔ بعض دفعہ قبولیت نہیں تو کسی بزرگ سے دعا منگوائیں۔

ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے

دوسرا ہفتہ تربیت

24 تا 30 ستمبر منایا جائے

امسال مجلس مشاورت کی تجویز نمبر1 کے الفاظ حسب ذیل تھے۔

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں تلاوت قرآن ہو حضور انور کے اس ارشاد پہ عمل درآمد کے لئے موثر طریق کار وضع کیا جائے۔"

ہرچند کہ نماز باجماعت ایک اہم دینی فریضہ ہے اور اس کی اہمیت اور ادائیگی کے سلسلہ میں تفصیلی ارشادات موجود ہیں تاہم قیام نماز اور تلاوت قرآن کریم خالصتہً تربیتی امور ہیں جو مسلسل وعظ و نصیحت اور نگرانی کے محتاج ہیں نیز جماعت میں روز افزوں اضافہ کے پیش نظر نئی صدی کے استقبال کے حوالہ سے حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں مزید ترغیب و تحریص اور یاد دہانی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں سب کمیٹی نے جو سفارشات تجویز کیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

1- افراد جماعت میں قیام نماز (بالخصوص نماز باجماعت) اور تلاوت قرآن کریم کے لئے وعظ و نصیحت اور تذکیر کا نظام مزید موثر بنایا جائے۔

2- جماعتوں میں درس خطبات جمعہ اور تربیتی اجلاسات میں ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے نیز MTA سے بھی استفادہ کیا جائے۔

3- ہر سہ ماہی میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ہفتہ تربیت منایا جائے جس میں قیام نماز اور تلاوت قران کریم کے بارہ میں خصوصی توجہ دلائی جائے۔

4- جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران۔ نمائندگان شوریٰ اور والدین اور خاندان کے سربراہ اس سلسلہ میں اپنا ذاتی عملی نمونہ پیش کریں۔

5- حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہر ماہ جماعتی مجلس عاملہ کے اجلاس میں نماز باجماعت کا تفصیلی جائزہ پیش کر کے آئندہ اصلاح احوال کے لئے ٹھوس مساعی کی جائے۔

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے ممکن نہیں کہ وہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے

بعض افراد اور بعض اقوام کو دی گئی آنحضرت ﷺ کی خصوصی دعاؤں کا تذکرہ

انڈونیشیا کی سرزمین پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 30 جون 2000ء بمطابق 30- احسان 1379 ہجری شمسی بمقام پارنگ - جکارتہ (انڈونیشیا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ اعراف کی آیات 56-57 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

یہ وہی سلسلہ ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعاؤں کا ذکر جو اس خطبہ میں اختتام پذیر ہوگا اور اس میں حضور اکرم ﷺ کی بہت سی دعائیں ایسی ہیں جو بعض افراد کو دی گئی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو قوموں کو بھی دی گئی ہیں اور اب میں ان کا ذکر شروع کرتا ہوں حدیث کے بیان سے۔ پھر اس کے بعد آخر پہ حضرت مسیح موعود (-) کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔

پہلی حدیث حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کے تعلق میں الترمذی کتاب المناقب سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب سوموار کا روز ہو تو تم اپنی اولاد کے ساتھ میرے پاس آنا میں تمہارے لئے دعا کروں گا جس کے ذریعہ اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو نفع پہنچائے گا۔ پھر اس روز ہم ان کے ساتھ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور ﷺ نے ہمیں ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی: اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کو ایسی ظاہری و باطنی مغفرت عطا کر جو کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے۔ اے اللہ اسے اپنی اولاد کے درمیان سلامت رکھیو۔

ایک دوسری حدیث سنن ابن ماجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن میں قاضی مقرر فرمایا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے قاضی بنا کر بھیج رہے ہیں، ایک نوجوان آدمی ہوں میں ان میں فیصلہ کیا کروں گا جبکہ مجھے فیصلہ کرنا نہیں آتا۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انکساری تھی ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے تو بہت عظیم الشان ہوا کرتے تھے مگر اس انکساری کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کی دعا نے پھر سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا: (-) اے اللہ اس کے دل کی رہنمائی فرما اور اس کی زبان کو ثبات عطا کر۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضور ﷺ کی اس دعا کے بعد دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت میں کبھی شک میں مبتلا نہیں ہوا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام - باب ذکر القضاۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بچپن سے ہی دکھا کرتی تھیں۔ آپ کو آشوب چشم کا عارضہ تھا۔ آپ کی آنکھوں کے اچھا ہونے سے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا ایک عظیم الشان معجزہ حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت سہیل بن سعد تین چشم دید گواہوں سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر میں جب آنحضرت ﷺ نے علم عطا فرمانے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا تو معلوم ہوا کہ ان کی آنکھیں شدید دکھ رہی ہیں۔ تو گویا عارضہ تو تھا پرانا لیکن وقتاً فوقتاً زور مارا کرتا تھا۔ اور ان دنوں آنکھیں بہت شدید دکھ رہی تھیں۔ اور جیسا کہ مسند احمد بن حنبل میں ہے ایسا سخت یہ عارضہ تھا کہ ایک صاحب سلمہ بن اکوع ان کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لائے تھے۔ آپؐ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور دم کر دیا۔ وہ اسی وقت اچھی ہو گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی آنکھوں میں کبھی درد تھا ہی نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی غزوۃ خیبر و مناقب علیؓ)

ایک روایت الترمذی کتاب المناقب سے لی گئی ہے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ: اے اللہ! مجھے وفات نہ دینا جب تک کہ مجھے علی دوبارہ دکھا نہ دے۔ پس آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد بھی حضرت علیؓ زندہ رہے اور آپ کی دعا ہی کا یہ خاص معجزہ تھا۔

(-) حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دعا کے ذریعہ کھانے میں برکت پڑنے کے بے حد معجزے ہیں اور بڑی کثرت سے، بڑی قوی روایتوں سے بیان ہیں اس لئے اس بارہ میں شک کی ادنیٰ سی بھی گنجائش باقی نہیں۔ مثلاً غزوہ احزاب میں تمام مہاجرین اور انصار جب خندق کھود رہے تھے تو بہت سخت بھوک کا وقت تھا۔ عام انصار عرب رواج کے مطابق تو اپنے پیٹ پر ایک پتھر باندھے ہوئے تھے۔ جب ایک موقع پر کسی نے بھوک کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ سے پردہ اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ مطلب تھا کہ حضور اکرم ﷺ کو اس وقت سب سے زیادہ بھوک ستا رہی تھی۔ اس

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

زمانے میں ایک صحابی نے آپؐ کی یہ حالت دیکھ کر اپنی بیوی سے جا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو بہت سخت بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ اس نے جواب دیا کہ ایک صاع جَو اور گھر میں ایک بکری ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کو ذبح کیا اور بیوی نے آٹا گوندھا۔ دیگچی پر چڑھایا گیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کو لینے کے لئے چلے گئے۔ چلنے لگے تو بیوی نے کہا دیکھو آپ کے ساتھ لوگوں کو لا کر مجھے رسوا نہ کرنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ آئے اور چپکے سے آپ ﷺ کے کان میں کہا کہ ہم نے آپ کے کھانے کا انتظام کیا ہے۔ آپ چند احباب کے ساتھ تشریف لے چلئے۔ لیکن آپؐ نے اہل خندق کو پکارا کہ آؤ جابر نے دعوت عام کی ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تک میں نہ آؤں چولہے سے دیگچی نہ اتاری جائے اور نہ روٹی پکے۔ آنحضور ﷺ تمام لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان کو برا بھلا کہا کہ یہ تم نے کیا کر دیا۔ انہوں نے کہا میں کیا کروں تم نے جو کہا تھا میں نے اس کی تعمیل کر دی تھی۔

آپؐ آئے تو بیوی نے آپؐ کے سامنے آٹا پیش کیا۔ آپؐ نے اس میں اپنا لعاب دہن ملا دیا اور برکت کی دعا دی۔ اس کے بعد آپؐ نے روٹی پکانے اور سالن نکالنے کا حکم دیا۔ کم و بیش ایک ہزار آدمی تھے سب کھا کر واپس گئے لیکن گوشت اور آٹے میں کوئی کمی نہ ہوئی اور بقیہ کھانا جابر ان کی بیوی اور ان کے بچوں نے بھی کھایا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لئے ایک دعا کا ذکر صحیح بخاری میں ان الفاظ میں ملتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینہ سے چمٹایا اور دعا کی: اللھم علمہ الحکمۃ کہ اے اللہ اسے حکمت سکھا۔ ابو عامر کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالوارث نے بتایا کہ آپؐ نے یہ دعا کی کہ اسے کتاب سکھا۔ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہ) بعید نہیں کہ آپؐ نے کتاب اور حکمت دونوں کی بات کی ہو۔ ایک کے ذہن میں لفظ کتاب رہ گیا اور ایک کے ذہن میں لفظ حکمت۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب کا علم و حکمت عطا کیا گیا تھا جو غیر معمولی تھا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح بخاری کتاب الجہاد میں درج ہے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تب سے حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جب بھی میری طرف دیکھا تبسم فرمایا۔ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے پر مضبوطی سے نہیں بیٹھ سکتا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا اور دعا دی: (۔) اے اللہ اسے ثبات عطا کر اور اسے ہادی اور مہدی بنا۔ (صحیح بخاری کتاب الجھاد و السیر باب من لا یثبت علی الخیل)۔ آنحضرت ﷺ کی اس دعا کے بعد آپ نے پچاس مرتبہ مختلف اسلامی مہمات میں حصہ لیا اور کامیاب گھڑ سوار کے طور پر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو ذی الکلاع اور ذی ظلیم بستیوں کی طرف سالار مقرر کر کے بھیجا تھا اور وہ دونوں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کی رہنمائی میں سر کی گئیں۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب زیر لفظ جریر)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے ایک دعا کا ذکر یوں ملتا ہے کہ (۔) یہ سنن الترمذی سے روایت لی گئی ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں یہ دعا کی کہ اے اللہ! جب بھی سعد تجھ سے دعا کرے اس کی دعا قبول کرنا۔ (سنن ترمذی کتاب المناقب باب مناقب سعد بن ابی وقاص)۔ آنحضور ﷺ کی اس دعا کے نتیجہ میں' یہ الاصابہ میں نوٹ ہے کہ اس دعا کے نتیجہ میں آپ مستجاب الدعوات مشہور ہو گئے اور آپ کی بد دعا سے بھی ڈرا جاتا تھا۔ اور آپ کو دعا کی درخواست کرنے کے بعد اس کی قبولیت کی امید رکھی جاتی تھی۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابۃ زیر لفظ سعد بن ابی وقاص)

ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو لمبی عمر کی بشارت آنحضرت ﷺ نے عطا فرمائی اور یہ حدیث بخاری کتاب الوصایا سے لی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ سے علم پا کر دعا کی قبولیت کی اسی وقت اطلاع دینے کا ایک اور واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھتا ہے یعنی جس وقت حضور ﷺ نے دعا کی اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو قبولیت کی بشارت دے دی۔ آپ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کر لی تھی۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر مکہ میں بیمار ہو گئے تو فکر لاحق ہو گئی کہ اگر مکہ میں وفات ہوئی تو انجام کے لحاظ سے ہجرت کا ثواب ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ رسول کریمؐ ان کی بیمار پرسی کے لئے گئے تو انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی خصوصی درخواست کرتے ہوئے کہا حضور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس جگہ وفات نہ دے جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں۔ اس وقت ان کی حالت ایسی نازک تھی کہ انہوں نے اپنے مال وغیرہ کے بارہ میں آخری وصیت بھی لکھوا دی تھی۔

حضور اکرم ﷺ کی دعا یہ تھی: اے اللہ! میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ہجرت کو ان کے لئے مکمل فرما اور پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس دعا کی قبولیت کی بشارت بھی دے دی تھی اور فرمایا اے سعد! انشاء اللہ' اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا فرمائے گا اور بہت سے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں گے اور کئی لوگ نقصان بھی اٹھائیں گے۔ (صحیح بخاری کتاب الوصایا) مراد یہ تھی کہ اگر ان کے دل سے کوئی بد دعا نکلی تو وہ بھی چونکہ قبول ہو گی اس لئے بعض لوگوں کو نقصان بھی پہنچے گا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے معجزانہ طور پر شفا پائی۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے وہ صحابی تھے جو سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

بخاری کتاب المناقب میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لئے ایک دعا کا ذکر ہے۔ یہ جابر بن عبداللہ کے لئے جو دعا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ نے مجھے بتایا کہ ان کے والد عبداللہ مقروض ہونے کی حالت میں وفات پا گئے تھے اور یہ بہت ہی ضروری بات ہے کہ جب کوئی بزرگ باپ فوت ہو جائے اور ابھی اس کا بہت سا قرضہ اتارنے والا ہو تو اولاد کو چاہئے کہ سب سے پہلے اس کا قرضہ اتارنے کی طرف توجہ دے۔

جابرؓ کہتے ہیں میں بہت فکر مند ہوا۔ میرے پاس بہت تھوڑے سے کھجور ہیں اور وہ سارے قرض خواہوں کا قرضہ اتارنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتے تو میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے پاس ان کھجوروں کی آمد کے علاوہ قرض اتارنے کے لئے کچھ بھی نہیں اور جو قرض ان کے اوپر تھا یعنی عبداللہ پر' جابرؓ کہتے ہیں وہ کئی سال تک میں ادا کرتا رہوں گا۔ پس آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ سے برا سلوک نہ کریں۔ آنحضور ﷺ کی موجودگی کے احترام میں ان کا خیال تھا کہ وہ پھر ان سے نرمی سے پیش آئیں گے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے کھجوروں کے ایک ڈھیر کے گرد دعا کرتے ہوئے چکر لگایا پھر دوسرے ڈھیر کے گرد دعا کرتے ہوئے چکر لگایا اور اس کے بعد بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اسے ماپو۔ پھر قرض خواہوں کو جو ان کا حصہ تھا پورا ادا کر دیا اور جتنی کھجوریں آپ نے دی تھیں آپ کی دعا کی قبولیت کی برکت

سے اتنی ہی کھجوریں باقی رہ گئیں۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

قبیلہ دوس جس سے حضرت ابوہریرہؓ کا تعلق تھا' وہ کافی مخالف تھا۔ اور بہت دیر تک وہ ایمان نہیں لایا۔ تو حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت ہے جو صحیح بخاری میں درج ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی اور اس کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ دوس قبیلہ نے انکار کردیا ہے اور نافرمانی کی راہ اختیار کی ہے۔ آپؐ اللہ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ کہا گیا کہ اب دوس تو ہلاک ہو چکا ہے۔ لیکن آپؐ نے دعا یہ کی (۔) کہ اے اللہ! دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور انہیں لے آ۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد و السیر۔ باب الدعاء للمشرکین بالھدی لیتالفہم)

آنحضور ﷺ سے بعض بددعائیں بھی جو تکلیف دہ حالات کے نتیجہ میں آپؐ کے دل سے نکلی ہیں وہ بھی درج ہیں لیکن انتہائی تکلیف کے دوران بھی حضور اکرم ﷺ یہی دعا کیا کرتے تھے (۔) کہ ان لوگوں کو پتہ نہیں کس شخص پہ ظلم کر رہے ہیں۔ میری قوم ہے ان کو تو ہدایت عطا فرما۔ حضرت ابوہریرہ نے قبولیت دعا کا ذکر بہت ہی عجیب رنگ میں فرمایا ہے۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ' اعرج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ تم خیال کرتے ہو کہ ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی روایتیں کثرت سے بیان کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ میں دل و جان سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ مہاجرین کو تجارت بازاروں میں مصروف رکھتی تھی اور انصار کو ان کے اموال مصروف رکھتے تھے۔ ایک روز یوں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اپنا دامن پھیلائے۔ جو ایسا کرے گا وہ اس میں سے جو اس نے مجھ سے سنا ہو گا کچھ بھی نہ بھولے گا۔

تو حضرت ابوہریرہؓ کی جو اس کثرت سے حدیثیں مروی ہیں ان کو یاد رکھنا کوئی معمولی بات نہیں تھی بظاہر ناممکن نظر آتا ہے مگر یہ اس دعا کا معجزہ ہے جس کا حضرت ابوہریرہؓ ذکر فرما رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا جو جھولی پھیلائے گا وہ اس میں سے جو مجھ سے سنا ہو گا کچھ بھی نہیں بھولے گا۔ یہ سنتا تھا کہ میں نے اپنی چادر پھیلادی یہاں تک کہ آپؐ نے اپنی بات پوری فرمائی۔ پھر میں نے اسے سمیٹ لیا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں اسے کبھی نہیں بھولا۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی ہریرۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے حق میں قبولیت دعا کا ایک نشان بیان کرتے ہیں۔ یہ مسلم کتاب فضائل الصحابہ میں سے حدیث لی گئی ہے۔ یہ روایت کرنے والے کا نام یہاں پہ درج نہیں مگر جس نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت سنی ہے انہوں نے ابوہریرہؓ کے حوالہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا۔ وہ مشرک تھی۔ ایک دن میں نے اسے دعوت اسلام دی تو اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں وہ باتیں سنائیں جو میں سخت ناپسند کرتا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں روتا جاتا تھا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا لیکن وہ ہمیشہ انکار کردیتی تھی۔ آج میں نے اسے جب دعوت اسلام دی تو اس نے مجھے آپؐ کے بارہ میں وہ باتیں سنائیں جو میں سخت ناپسند کرتا تھا۔ آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی: اللھم اھد ام ابی ھریرۃ۔ اے اللہ! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔

میں رسول اللہ ﷺ کی دعا سن کر خوشی خوشی آیا۔ جب میں گھر آیا اور دروازے کی طرف گیا تو دروازہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو کہا ابوہریرہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ میں نے پانی گرنے کی آواز بھی سنی۔ وہ کہتے ہیں کہ میری والدہ نے غسل کیا اور لباس پہنا اور جلدی سے اپنی اوڑھنی لی اور پھر دروازہ کھولا اور کہا ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابوہریرہ کہتے ہیں میں واپس رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا۔ اس دفعہ بھی میں رو رہا تھا مگر یہ آنسو خوشی کے آنسو تھے۔ میں نے کہا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرما کر ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا بہت اچھا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اور میری ماں کے لئے اپنے مومن بندے محبوب بنا دے۔ اور ان کے دلوں میں ہم محبوب بنیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ اپنے غلام ابوہریرہ اور اس کی ماں کو مومنوں کا محبوب اور مومنوں کو ان کا محبوب بنا دے۔ اب دیکھو ہر مومن جو مجھے دیکھتا بھی نہیں صرف میرے متعلق سنتا ہے تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی ہریرۃ)

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک روایت ہے۔ آپ حضرموت کے رئیس تھے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کے آنے سے پہلے صحابہ کو بشارت دی کہ آپ کے پاس ایک شخص دور کی سرزمین سے بخوشی آنے والا ہے اور وہ اللہ کے رسول میں رغبت رکھتا ہے اور وہاں کے بادشاہوں کی اولاد باقیہ میں سے ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا' اپنے پاس بیٹھنے کو جگہ دی اور انہیں اپنی چادر بچھا کر اپنے ساتھ بٹھایا اور انہیں یہ دعا دی: (۔) آنحضرت ﷺ نے انہیں حضرموت کا والی مقرر فرمایا اور ان کو جاگیر بھی عطا کی۔ آنحضور ﷺ کی دعا کی وجہ سے صحابہ ان کی بہت تکریم کرتے تھے اور ان کی اولاد در اولاد کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور امامت میں ان کو ملنے گئے۔ انہوں نے آپ کو انعام و اکرام سے نوازنا چاہا مگر آپ نے لینے سے انکار کردیا۔

(الاستیعاب' اسد الغابہ' الاصابہ)

اب سراقہ کے متعلق یہ حدیث پہلے بھی بارہا احباب سن چکے ہیں۔ یہ بہت ہی مشہور حدیث ہے ہجرت کا واقعہ ہے۔ لمبی حدیث میں سے ایک چھوٹا ٹکڑا آپ کے لئے میں نے چنا ہے۔ یہ بخاری کتاب المناقب میں حدیث درج ہے۔ روایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ چنانچہ وہ روایت جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں: "پھر ہم سورج ڈھلنے پر روانہ ہو پڑے۔ سراقہ بن مالک ہمارے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارا تعاقب کیا جارہا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: لاتحزن ان اللہ معنا یعنی غم نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی جس پر اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ چیز اس کے زمین پر لگنے والے نشانات سے ظاہر ہوتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے وہ دونوں ٹانگوں سمیت چھاتی کے بل زمین پر لگ گیا تھا' پورا گھوڑا اندر نہیں گیا لیکن دیکھنے سے یوں لگتا تھا جیسے گھوڑا ریت میں دھنس چکا ہے۔ چنانچہ زبیر نے اس بارے میں شک کا اظہار کیا ہے کہ راوی کو غلطی لگی ہے پورا گھوڑا نہیں دھنسا بلکہ بعض دفعہ گھوڑے چھاتی

کے بل گرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ پورے ریت میں یا کیچڑ میں دفن ہو چکے ہیں۔

اس پر سراقہ نے کہا تم دونوں نے میرے بارے میں بددعا کی ہے۔ اب وہ تو رسول اللہ ﷺ کا مقام نہیں پہچانتا تھا۔ حضرت ابوبکر کو بھی اس دعا میں شامل کیا لیکن دراصل یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی ہی دعا تھی۔ اس نے پھر عرض کی کہ اب میرے لئے دعا کرو خدا تم دونوں کا حامی و ناصر ہو میں تمہارے پیچھے جس غرض سے آیا تھا اس سے کنارہ کش ہوتا ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے اس کے لئے دعا کی جس کے نتیجہ میں وہ گھوڑے کے بار بار دھنسنے کی آزمائش سے نجات پا گیا۔ اب اس کے بعد جو باقی واقعہ ہے وہ جھوٹ اس کا ہے۔ اس کو حضرت ابوبکر نے یا کسی نے جھوٹ بولنے کی تلقین نہیں کی تھی مگر تھا وہ بہرحال مشرک ماحول کا پلا ہوا۔ پھر وہ جس کو بھی ملتا تھا اس سے کہتا تھا کہ میں دیکھ آیا ہوں جس کی تلاش میں تم جا رہے ہو وہ اس طرف نہیں ہے اور جسے بھی ملتا اسے واپس لوٹا دیتا۔ ابوبکر ؓ کہتے ہیں کہ اس نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دکھایا یعنی واپس لوٹ گیا یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ میں جھوٹ بولوں گا بلکہ واپس جانے کا جو وعدہ تھا اس نے اسے پورا کر دکھایا۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

ایک حدیث میں ایک مغرور شخص کا ہاتھ شل ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ آنحضور ﷺ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ ایک مغرور شخص حضور کے سامنے بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے تکبر سے کہا میں اس سے کھا نہیں سکتا۔ چونکہ اس نے غرور سے کہا تھا، آپ ؐ نے فرمایا خدا کرے پھر ایسا ہی ہو۔ چنانچہ اس کے بعد ایسا ہوا کہ وہ دائیں ہاتھ کو اٹھا کر اپنے منہ تک نہیں لے جا سکتا تھا اور ہمیشہ کے لئے وہ ہاتھ شل ہو گیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ۔ باب آداب الطعام والشراب واحکامہا)

آنحضور ﷺ کی دعا سے بارش کے نزول کے بہت سے واقعات درج ہیں اور بہت سے واقعات اس سے پہلے بارہا خطبات میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ یہ ایک واقعہ میں چنتا ہوں آج کے لئے۔ یہ حسن ؓ روایت کرتے ہیں کہ انصار کے ایک قبیلہ کو آنحضور ﷺ نے یہ دعا دی تھی کہ جب ان میں سے کوئی وفات پائے گا تو بادل آئیں گے اور اس کی قبر پر برسیں گے۔ بادلوں کا قبر پر برسنا عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اچھی روایت ہے۔ اس سے اس گنہگار کی بخشش کی علامت ہوتی ہے۔ قبر پر تدفین کے بعد پھوار پڑنے کے نظارے تو ہم نے کئی دفعہ دیکھے ہیں اللہ ہی بہتر جانتا ہے اس موقعہ پہ کہ کیوں تھے۔ لیکن اس روایت میں یہ آتا ہے۔ چنانچہ ان کا ایک آزاد کردہ غلام وفات پا گیا۔ اس دعا کے بعد پہلا واقعہ جو وفات کا ہوا وہ اس آزاد کردہ غلام کا تھا۔ مسلمانوں نے کہا کہ آج ہم رسول اللہ ﷺ کے قول "مولی القوم من انفسهم" یعنی کسی گروہ کا آزاد کردہ انہی میں سے ہوتا ہے کی صداقت بھی دیکھیں گے۔ چنانچہ جب اس کو دفن کر چکے تو بادل آئے اور اس کی قبر پر بارش برسائی۔

(کنز العمال جلد 7 ص 136 ایڈیشن اول مطبوعہ حیدرآباد دکن)

آخر پر میں حضرت مسیح موعود (۔) کے ایک دو اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ چونکہ اس خطبہ کا ابھی ترجمہ ہونا ہے اور بڑی محنت سے ہمارے مربی تیاری کر رہے ہیں اس لئے میں اس خطبہ کے بعد نماز سے پہلے، بیٹھ کر انتظار کروں گا۔ جب وہ مربی خطبہ کا ترجمہ پیش کر چکیں گے اس کے بعد پھر نماز کے لئے تکبیر کہی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں:

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا ہے اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پالیتا ہے اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا ہی مرتا ہے۔۔۔۔ جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔" (ایام الصلح ص 7، 8)

پھر فرماتے ہیں: یہ ایک دوسرا اقتباس ہے۔ "تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں۔ لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما يتقبل الله من المتقين۔۔۔۔ ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء ص 133) (ملفوظات جلد اول 68)

(الفضل انٹرنیشنل لندن 11۔ اگست 2000ء)

رپورٹ زیارت مرکز
واقفین نو جھنگ صدر

○ مورخہ 2000-8-19 کو ایک وفد واقفین نو + والدین جھنگ صدر سے زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ وفد کے اراکین کی تعداد درج ذیل ہے۔

واقفین نو بچے-28، خواتین-25، مرد-21

دوران قیام اراکین وفد نے دفتر وقف نو، نمائش صد سالہ جوبلی، جامعہ احمدیہ، بیت مبارک، دارالضیافت، گلشن احمد نرسری، بہشتی مقبرہ، دفتر لجنہ اماء اللہ اور خلافت لائبریری کی سیر کی۔

وفد کی ملاقات نائب وکیل وقف نو مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سے کروائی گئی۔ مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب نے بچوں کا میڈیکل چیک اپ کیا۔

M T A کے لئے واقفین نو جھنگ صدر اور اراکین وفد نے ایک پروگرام بھی ریکارڈ کروایا۔ وفد 2000ء-8-20 کو ربوہ سے واپس روانہ ہو گیا۔

(وکالت وقف نو)

رپورٹ زیارت مرکز
وفد واقفین نو۔ از چک چٹھہ
حافظ آباد

○ 20۔ اگست 2000ء کو ایک وفد جس میں 16 واقفین نو، دیگر 6 بچے، 8 خواتین اور ایک مرد شامل تھے زیارت مرکز کے لئے ربوہ آیا۔ وکالت وقف نو میں محترم نائب وکیل وقف نو مبارک احمد صاحب طاہر سے وفد کی ملاقات کرائی گئی جنہوں نے بڑی تفصیل سے واقفین نو کا جائزہ لیا اور نصائح فرمائیں۔ وفد کو خلافت لائبریری کی تفصیلی سیر کرائی گئی۔ جس میں تمام شعبہ جات کا تفصیل سے تعارف کرایا گیا۔ دارالضیافت میں محترم عبدالوہاب شاہد صاحب سے وفد کی ملاقات کرائی گئی۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران بہشتی مقبرہ، جامعہ احمدیہ اور بیت الاقصیٰ کی بھی سیر کی۔ زیارت مرکز کا یہ پروگرام وفد کے ازدیاد ایمان و علم کا باعث بنا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

نسیم سیفی کی رحلت

عزیزی طاہر احمد نے کینیڈا سے فون کر کے یہ اطلاع دی کہ بزرگوارم نسیم سیفی رحلت فرما گئے تو مجھے دھچکا سا لگا۔ ربوہ کے ہمارے ادبی دوستوں میں سے یہ آخری بزرگ تھے جن سے ہماری' عمروں کے بڑے تفاوت کے باوجود دوستی ہی نہیں بے تکلف دوستی تھی۔ پھر ایک ہی گلی کے ناتے ہمسائیگی بھی تھی اور یہ ہمسائیگی قادیان کے زمانہ تک ممتد تھی۔ قادیان میں بھی ہمارے مکان ایک ہی محلہ اور گلی میں تھے۔ دارالفضل کی وہ گلی جس کے ایک ہمسائے اب تک قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب! سیفی صاحب کی موت ہمارے لئے ایک پورے دور کی رحلت ہے۔ وقت یوں گزر گیا ہے۔ لوگ ایک ایک کر کے آگے گزرتے جا رہے ہیں۔ زندگی کا یہی سلسلہ ہے اور رہے گا۔ مگر بزرگ دوستوں کی موت سے طبعاً دل پر ایک بوجھ سا محسوس ہوتا ہے۔ ربوہ کے ادبی بزرگوں میں جس بزرگ کی وفات نے بہت غمگین کیا تھا وہ حضرت مولوی مصلح الدین احمد راجیکی کی وفات تھی کہ وہ شعروں میں ہمارے استاد تھے' پھر تنویر صاحب گزرے' اپنے عبدالسلام اختر رخصت ہوئے' پھر نصیر احمد خاں نے داغ مفارقت دیا۔ اور اب نسیم سیفی صاحب کی سناؤنی سن لی ایک اک کر کے ہوئے سارے ستارے رخصت' اب کہیں دور نہیں آخر شب کی منزل!

قادیان کے زمانہ میں جب نسیم سیفی صاحب نئے نئے وقف کر کے آئے تھے ان کا پہلا مجموعہ کلام چھپا تھا۔ چھوٹی سی تقطیع پر چھپی ہوئی یہ کتاب اب تک آنکھوں کے سامنے مستحضر ہے گویا کل کی بات ہے۔ اس کا عنوان "اشارے" تھا۔ قبلہ سیفی صاحب وہی کتاب دینے کو ہمارے ہاں تشریف لائے تھے کیونکہ ابا جی سے ان کی دوستی تھی اور پھوپھا جی حضرت مولوی غلام نبی مصری اور ہماری پھوپھی حضرت استانی بیگم جی سے انہیں تلمذ تھا۔ بیٹھک کا دروازہ ہمیں نے کھولا اور سیفی صاحب کو اندر بٹھایا۔ ہماری بیٹھک میں چچا مرزا رفیق حیات کی لکھی ہوئی ایک وصلی فریم کر کے کارنس پر رکھی تھی: "میں تیری (-) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ سیفی صاحب گردن اونچی کر کے اس وصلی کو پڑھنے لگے۔ ہم سے پوچھنے لگے آپ جانتے ہیں یہ کیا لکھا ہوا ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں؟ حضرت اقدس مسیح موعود کا الہام ہے۔ اتنے میں پھوپھی جی السلام علیکم کہہ کر بیٹھک میں آگئیں۔ کہنے لگیں "آؤ جی بسم اللہ! نور محمد کیسے آئے ہو؟ سیفی صاحب نے کہا" ماسی جی میرا کلام چھپا ہے اس کی دو تین کاپیاں لے کر آیا ہوں اور یہ کہہ کر بڑے احترام سے وہ کتاب پھوپھی کو پیش کی۔ پھوپھی جی نے دعائیں دیں اور کہا میں تو شعر لکھ نہیں سکتی میری جانب اشارہ کر کے فرمایا شاید یہ بڑا ہو کر شعر لکھ لیا کرے گا کیونکہ اسے شعر یاد کرنے کا ہوکا ہے۔ بس اس کے بعد سیفی صاحب تشریف لے گئے۔ یہ ملاقات ہماری پہلی ملاقات تھی۔ محلہ میں اکثر انہیں آتے جاتے دیکھا تھا مگر شعروں والی بات پہلی بار سنی تھی اور اس بات پر رشک آیا تھا اے کاش ہم بھی شعر کہیں اور ہماری بھی کتاب چھپے۔ پھوپھی جی نے اس کتاب میں سے ایک نظم ہمیں یاد کروا کے اپنے گھر پر ہونے والے لجنہ کے اجلاس میں بھی ہم سے پڑھوائی۔ کیا تھی یاد نہیں۔ پھر ربوہ میں تو ہماری جان پہچان باقاعدہ شعوری سطح پر ہوئی۔ سیفی صاحب افریقہ سے واپس آئے تھے۔ ہماری ہی گلی میں ان کا مکان ہے۔ ان کے والد محترم مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب اپنی طرز کے انسان تھے ہم نے ربوہ میں انہیں ان کے بڑھاپے ہی کے عالم میں دیکھا مگر تھے بڑے مستعد۔ نمازیں پڑھنے کے لئے بیت الذکر جاتے ہوئے۔ جامعہ میں اپنے مفوضہ فرائض ادا کرنے کے لئے آتے جاتے ہوئے۔ سر پر صافہ باندھتے تھے اور پاؤں میں دیسی جوتی پہنتے تھے۔ ہم نے انہیں انگریزی جوتے پہنے نہیں دیکھا۔ دو آدمی اس باب میں ثابت قدم رہے ہمارے ابا اور ماسٹر عطا محمد۔ ہماری ہی گلی کے حضرت مولوی محمد دین صاحب تھے مگر وہ کبھی کبھار گرگابی یا کورٹ شوز پہن لیتے تھے۔ اباجی کی تو ایک مجبوری بھی تھی کہ ان کے سائز کے انگریزی جوتے بازار میں ملتے ہی نہیں تھے۔ ان کا جوتا ہمیشہ ناپ دے کر بنوانا پڑتا تھا قادیان میں بھی ربوہ میں بھی۔ پھر چنڈ بھروانہ کے ایک دوست احمدی ہوئے تو مدت العمر وہی جوتا بناتے رہے کسی دوسرے سے اباجی نے نہیں بنوایا۔ سیفی صاحب جوتے کے بارہ میں تو نہیں لباس کے بارہ میں وضع دار رہے۔ شیروانی اور سر پر کلاہ والی پگڑی۔ گرمی ہو یا سردی شیروانی پہنتے تھے گرمیوں میں سارے بٹن کھول دیتے مگر شیروانی ضرور زیب تن ہوتی۔ فرماتے تھے یہ ایک (مربی) کی وردی ہے۔ ہم کہ ان کے سامنے شوخی سے نہ چوکتے تھے کہہ دیتے "کیا وردی پہننے والے کبھی وردی اتار نہیں سکتے؟" کہتے اتارتے ہوں گے مگر ہم واقفین زندگی تو ہمہ وقتی کارکن ہیں اس لئے ہر وقت وردی میں رہتے ہیں کیا جانے کس وقت کہیں جانے کا حکم آ جائے۔ ہمیں لگتا ہے جب انہیں آخری بلاوا آیا ہو گا تو سیفی صاحب نے اپنے ارد گرد موجود بچوں سے یہ ضرور پوچھا ہو گا بھئی میری شیروانی اور پگڑی کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انہیں لمبے عرصہ تک خدمت دین کی توفیق بھی ارزانی فرمائی وہی قبول کرنے والا ہے انشاء اللہ ضرور قبول فرمائے گا۔

سیفی صاحب قد کے چھوٹے تھے مگر ان کا ادبی قد و قامت بلند تھا۔ بسیار گو اور بسیار نویس تھے۔ کتابیں خود ہی چھپواتے اور تقسیم کرتے رہتے تھے۔ چھپے ہوئے حرف کی قدر و قیمت خوب پہچانتے تھے اس لئے چھپنے کا شوق رکھتے تھے پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ موقعہ بھی دے دیا۔ الفضل کے ایڈیٹر ایسے وقت میں ہوئے جب لکھنے لکھانے پر بہت پابندیاں تھیں۔ لفظ لفظ سوچ سمجھ کر لکھنا پڑتا تھا مبادا گرفت ہو جائے۔ اس زمانہ میں سیفی صاحب نے الفضل کی ادارت کی بعض اوقات تو ایک آدھ مضمون کسی اور کا ہوتا تھا باقی سارا پرچہ سیفی صاحب کے رشحات سے بھرا ہوتا تھا۔ اس پرچہ میگوئیاں بھی ہوتیں۔ انگلیاں بھی اٹھتیں مگر جاننے والے جانتے تھے کہ لفظوں پر کتنی قدغن ہے۔ باہر کے لکھنے والے تو ان پابندیوں کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس لئے اکثر اوقات سارا پرچہ خود ہی لکھ دیتے تھے اور وہ بھی اس بڑھاپے میں جب ان کی عمر ستر پچھتر برس سے متجاوز تھی۔ اتنی محنت کرنا اسی کو سزاوار ہے جو لکھنے کو اپنی زندگی کا مشن جانتا ہو۔ اور ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ سیفی صاحب نے خدمت سلسلہ کو اپنی زندگی کا مشن جانا اور آخر وقت تک اس عہد کو پورا کیا۔ اور حرف لکھنے کے جرم میں اسیر راہ مولا بھی ہونا پڑا۔

سیفی صاحب کی بسیار نویسی پر خود ہمیں بھی بعض اوقات اعتراض ہوتا تھا۔ ایک دو بار ہم نے اشارے کنائے میں لکھ بھی دیا کہ دوسروں کی چیزیں بھی چھپنے دیں۔ جواب آیا "چھپنے کے لائق چیزیں ہوتی ہیں تو چھاپتا ہوں یہ روزنامہ اخبار ہے اس پر جو محنت اٹھتی ہے وہ تم سے پوشیدہ نہیں ہونی چاہئے۔ تم وہاں بیٹھ کر باتیں بناتے ہو باتیں بنانے کی بجائے لکھو۔" چنانچہ ہم نے بھی اللہ کے فضل سے خوب خوب لکھا اور سیفی صاحب نے خوب خوب چھاپا مگر چھپنے کے لئے مہینوں انتظار بھی کھینچا۔ الفضل کو پڑھنے کے لائق بنانے کے لئے انہوں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ نئے نئے عناوین سوچے۔ لوگوں کو لکھنے پر آمادہ کیا۔ اخبار کو اتنا دلچسپ بنا دیا کہ قاری شروع سے آخر تک پڑھتا تھا۔

سیفی صاحب ذوق سلیم کے آدمی تھے۔ شعر کا نہایت نفیس ذوق رکھتے تھے۔ اچھے شعر پر داد دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے تھے خواہ وہ شعر ان کے کسی خورد کا کہا ہوا ہو اور جو شعر انہیں پسند نہیں ہوتا تھا اس پر خاموشی اختیار کرنا بھی ان کا شیوہ تھا۔ مگر ایسی خاموشی نہیں جس سے ناپسندیدگی ظاہر ہونے لگے۔ ہمیں یاد ہے کالج کے یا ربوہ کے دیگر مشاعروں میں وہ اپنا کلام سنانے سے پہلے دوسروں کا کلام پوری دلجمعی اور خلوص سے سنتے تھے حالانکہ لوگ باگ باتیں کرنے لگتے ہیں۔ سیفی صاحب ایسا نہیں کرتے تھے۔ خود کلام پڑھتے تو پہلے تازہ چیز سناتے خواہ وہ چیز مشاعرہ میں سنانے کی ہو یا نہ ہو۔ ہم نے کئی بار کہا یار مشاعروں میں کوئی چبھتی ہوئی چیز سنایا کریں فرماتے نہیں' جو تازہ چیز ہو گی وہی سناؤں گا پھر کسی نے فرمائش کی تو کوئی اور چیز سناؤں گا ورنہ نہیں۔ انہیں ان شاعروں سے بہت چڑ تھی جو عمر بھر ہر مشاعرہ میں ایک ہی نظم یا غزل سناتے چلے جاتے ہیں۔ تازہ چیز یا تو کہتے نہیں اور کہتے ہیں تو اسے مشاعرہ کے قابل نہیں جانتے۔ سیفی صاحب اس باب میں بھی منفرد اور وضع دار تھے۔ انہوں نے اپنی اس وضع داری کو بھی آخر تک نبھایا۔ مشاعروں کے حق میں نہیں تھے۔ ایک بار ہماری خط و کتابت بھی اس باب میں ہوئی۔ ہمارا موقف یہ تھا کہ جماعت احمدیہ میں اہل ذوق کا تناسب دوسروں کی نسبت زیادہ ہے اس لئے ایسا اہتمام ہوتے رہنا چاہئے کہ ذوق کی سیرابی ہوتی رہے۔ مل بیٹھنے سے ایک دوسرے کو سنانے سے ذوق کو جلا ملتی ہے۔ سیفی صاحب کا خیال اس کے بالکل برعکس تھا فرماتے تھے جو لکھنا چاہتا ہے وہ ان کی طرح گوشہ نشینی میں بیٹھ کر بھی لکھ سکتا ہے کسی مشاعرہ میں جانے یا پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ خیالات کا یہ اختلاف قائم رہا مگر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے انہیں کسی مشاعرہ میں شرکت کی دعوت دی ہو اور انہوں نے نامنظور کر دی ہو۔ اختلاف اپنی جگہ دوستی اپنی جگہ۔ کالج کے مشاعروں میں اپنی وردی پہن کر شریک ہوتے تھے۔

سیفی صاحب کا ذکر ہو تو خالہ سکینہ سیفی کا ذکر ضروری ہے یہ مثالی جوڑا تھا۔ ہم نے تو ان کی محبت کا قادیان کے زمانہ سے لے کر ربوہ کے زمانہ تک بچشم خود مشاہدہ کیا ہوا ہے ان کے گھر کے اندر بھی ان کے گھر کے باہر بھی۔ ابھی ہم نے کل ان کے بیٹے اور اپنے ہم سن' برادرم ظفر اقبال سیفی کو تعزیت کا خط لکھا تو اس میں لکھا کہ "خالہ سکینہ سیفی جنت کے دروازہ پر سیفی صاحب کے استقبال کو کھڑی ہوں گی انہوں نے یہ ضرور پوچھا ہو گا بچوں کے پاس کیسے چھوڑ آئے ہیں"؟ دونوں میاں بیوی کو آپس میں محبت تھی مگر دونوں کو بچوں سے بھی بے مثال محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گرم ترین صدی

واشنگٹن۔ بیسویں صدی گذشتہ پانچ سو برسوں کے مقابلے میں گرم ترین صدی ہے۔ سائنس میگزین میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں دنیابھر میں زمین کی گہرائی اور درجہ حرارت کا تجزیہ کر کے مذکورہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس صدی میں زمین کے درجہ حرارت میں 0ء5 ڈگری سنٹی گریڈ (ایک ڈگری فارن ہائیٹ) کا اضافہ ہوا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ پانچ صدیوں کے دوران مجموعی طور پر درجہ حرارت ایک درجہ سینٹی گریڈ (دو ڈگری فارن ہائیٹ) بڑھا۔ زمین کی تہہ سے درجہ حرارت کا اندازہ لگانے کے لئے تحقیق کے دوران دنیا کے مختلف حصوں میں 358 بڑے سوراخ کئے گئے اور ان کی گہرائی 200 سے 600 میٹر تک تھی۔ 80 فیصد مقامات پر تحقیق سے ثابت ہوا کہ یہاں پر گذشتہ 500 برسوں کے مقابلے میں گرمی میں اضافہ ہوا۔

(نوائے وقت 10۔ اکتوبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالحمید جنجوعہ صاحب لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم چودھری عبدالرحیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب (سابق امیر جماعت ضلع ملتان) مورخہ 9-9-2000 بروز ہفتہ انتقال فرما گئے۔ مرحوم کی عمر 74 سال تھی۔ ان کی نماز جنازہ ملتان کی بیت الذکر گل گشت کالونی میں مکرم ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان نے پڑھائی جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر مورخہ 10-9-2000 بروز اتوار احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں صبح 9 بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم نے سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمات انجام دیں آپ مخلص فدائی اور اسیران راہ مولیٰ (ساہیوال) کی خاص خدمت کرنے والوں میں شامل تھے آپ نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم چوہدری شریف احمد جنجوعہ صاحب آف لاہور کے بھتیجے تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ خورشید بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم فضل حسین صاحب)

محترمہ خورشید بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل حسین صاحب آف چک نمبر 295/گ۔ب تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام ایک قطعہ نمبر 17/18 دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ درخواست کے مطابق ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1۔ محترمہ خورشید بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم شفقت حسین صاحب (پسر)
3۔ مکرم محمد عرب صاحب (پسر)
4۔ محترمہ پروین اختر صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ رفعت جہاں صاحبہ (دختر)
6۔ محترمہ فرحت جہاں صاحبہ (دختر)
7۔ مکرم مبشر احمد صاحب (پسر)
8۔ محترمہ مدیحہ جہاں صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب ابن مکرم سید محمد شاہ صاحب مرحوم (رفیق حضرت مسیح موعود) آف گرین ٹاؤن کراچی مورخہ 12-9-2000 بروز منگل بوقت 9 بجے رات میو ہسپتال لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ 13-9-2000 بروز بدھ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا۔ تدفین عام قبرستان ربوہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی محمد انور صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت دلیر۔ نڈر اور غیرت سلسلہ رکھنے والے داعی الی اللہ تھے۔ آپ محترم سید عبدالغنی شاہ صاحب آف فیکٹری ایریا ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کے بہنوئی مکرم سید جماعت علی شاہ صاحب انسپکٹر مال آمد ہیں۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید اور ایک بھتیجے سید عبداللہ ندیم صاحب پرتگال میں مربی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمد اکبر صاحب الکیمسٹ کو خدا تعالیٰ نے 22 جولائی 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام ربال حمزہ تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم لطیف قریشی صاحب الکیمسٹ والوں کا پوتا اور ملک منیرالدین خاں صاحب مرحوم فیکٹری ایریا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فرید احمد صاحب نائب زعیم حلقہ دارالفضل غربی ربوہ ابن مکرم مجید احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ کو ایک بیٹی کے بعد (6 سال بعد) 19 جولائی 2000ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے از راہ شفقت "لبید احمد" عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم لطیف احمد صاحب۔ گلستان کالونی محلہ احمد آباد فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

موجودہ حکمرانوں سے بات چیت نہیں ہو سکتی

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان کے موجودہ حکمرانوں سے بات چیت نہیں ہو سکتی۔ کشمیر پر قبضے کی پاکستان کی خواہش پوری نہیں ہونے دیں گے عالمی برادری کہتی ہے کہ پاکستان سے مذاکرات کریں۔ کیا مذاکرات کریں؟ موسم کا حال پوچھیں؟ بیوی بچوں کا حال پوچھیں؟ ہم نے پہل کی تھی۔ اس کا کیا جواب ملا؟ فوجی حکمران سابقہ معاہدوں پر عمل نہیں کر رہے۔ جو لوگ امن نہیں چاہتے ان سے کبھی مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ عالمی برادری کو پتہ چل گیا ہے کہ ایشیا میں بھارت ہی امن قائم کر سکتا ہے۔

سڈنی اولمپکس دو بم برآمد

سڈنی اولمپکس میں ایک ڈاک سنٹر سے دو دستی بم برآمد ہونے سے تشویش پھیل گئی ہے۔ ڈاک سنٹر کو بند کر دیا گیا ہے۔

رومانیہ کی ٹیم خارج

ممنوعہ ادویات کے استعمال کے الزام میں رومانیہ کی ویٹ لفٹنگ ٹیم کو مقابلوں سے خارج کر دیا گیا ہے۔ قواعد کے مطابق اگر کسی ٹیم کے تین اراکین پر ادویات کا استعمال ڈوپ ٹیسٹ کے ذریعے ثابت ہو جائے تو ساری ٹیم کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

افغان مسئلے پر بھارت سے اتفاق

امریکہ نے کہا ہے کہ افغان مسئلہ پر بھارت کی تشویش سے ہمیں اتفاق ہے۔ اس معاملے سے نمٹنے کیلئے مذاکرات کریں گے۔ دہشت گرد تنظیموں سے افغانستان کے تعلقات پر دونوں ملک مشترکہ تشویش رکھتے ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ

انسانی حقوق کے عالمی ادارے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے صدر کلنٹن سے کہا ہے کہ وہ کشمیر کی صورت حال کا نوٹس لیں۔ بھارتی فوج کشمیر میں قتل عام کر رہی ہے۔ لوگوں کو حراست میں لے کر قتل کر دیا جاتا ہے۔

بھارتی آرمی چیف کا الزام

بھارت کی بری فوج کے سربراہ نے الزام عائد کیا ہے کہ پاک فوج نے کنٹرول لائن پر گولہ باری میں اضافہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صورت حال کشیدہ ہے جو بھارتی فوج سے چوکس رہنے کا تقاضا کرتی ہے۔

پاکستان کو کسی صورت شامل نہیں کریں گے

بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر کسی صورت پاکستان کو بات چیت میں شامل نہیں کریں گے۔ سرحد پار دہشت گردی کے خاتمے تک بات چیت نہیں ہو سکتی۔

حزب نے دھمکی دے دی

حزب المجاہدین نے دھمکی دی ہے کہ اگر بھارت نے مذاکرات میں پاکستان کو شامل نہ کیا تو وہ مقبوضہ کشمیر میں اپنی کارروائیاں تیز کر دے گی۔ پاکستان کی مذاکرات میں شمولیت سے امن معاہدہ کی ہر حریت پسند گروپ پابندی کرے گا۔

بقیہ صفحہ 1

6۔ جماعتوں میں تربیتی کمیٹیاں قائم کی جائیں جن میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے ساتھ تینوں تنظیموں کے عہدیداران تربیت اور مقامی مربی / معلم شامل ہوں اور جائزہ کے مطابق نمازوں میں کمزور افراد سے انفرادی رابطے کئے جائیں اور انہیں نماز باجماعت کے عادی احباب کے سپرد کیا جائے۔

7۔ حتی الوسع نئے بیوت الذکر اور مراکز نماز کے قیام کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ ہر فرد جماعت کی مرکز نماز تک رسائی آسان ہو جہاں نمازوں کے مرکز نہ ہوں وہاں گھروں میں نماز باجماعت کو رائج کیا جائے۔

8۔ نماز کا شوق پیدا کرنے کے لئے نماز کا ترجمہ سکھایا جائے نیز نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے جہاں ممکن ہو مراکز نماز کے ساتھ MTA' لائبریری اور IN DOOR GAMES کا اہتمام کیا جائے۔

اس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا ہے
سب سفارشات منظور ہیں بہت اچھی تجاویز ہیں۔

آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں ان سفارشات کے مطابق عمل درآمد کرکے اپنی رپورٹ ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

خان نیم پلیٹس
معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
نیم پلیٹس، کلاک ڈائلز، سکررز، ہینڈلز
اور بہت کچھ جو آپ پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862
فیکس: 5123852 ای میل knp_pk@vahoo.com

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 18 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
منگل 19۔ ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-12
بدھ 20۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-31
بدھ 20۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-53

کنٹرول لائن پر بھارتی طیاروں کی پروازیں

بھارت نے کنٹرول لائن پر بڑے پیمانے پر جنگی کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ بھارتی فضائیہ کے جیٹ طیاروں نے کنٹرول لائن پر پروازیں شروع کر دی ہیں۔ کپواڑہ سیکٹر میں بھارتی گولہ باری سے دو شہری شہید جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ کئی مکان زمین بوس ہو گئے۔ لوگوں نے وسیع پیمانے پر کنٹرول لائن سے ملحقہ علاقوں کے منتقلی شروع کر دی۔

بھارتی انجینئر فورس کا کیمپ تباہ

مجاہدین نے ڈوڈہ شہر کے وسط میں قائم بھارتی انجینئر فورس کا کیمپ راکٹوں کے حملے کر کے تباہ کر دیا۔ 18 بھارتی ہلاک کر دیئے گئے جبکہ 11 کشمیری مجاہدین شہید ہوئے۔ مختلف مقامات پر ہونے والی جھڑپوں میں 15 مزید بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے پونچھ کے علاقے میں کھلی جنگ کا سماں ہے۔ بھارتی فوج کو کمک روانہ کر دی گئی ہے۔

اسلحہ میں کمیشن کھانے والے جرنیل

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اسلحہ میں کمیشن کھانے والے جرنیل قومی غدار ہیں۔ فوج نے ہمیشہ سیاست میں کڑوا پھل دیا۔ سب جان چکے ہیں کہ فوج خود کرپشن میں ملوث ہے۔ فوج کی نوماہ کی کارکردگی مایوس کن ہے۔ فوج نے ملک پر کبھی دیانتدار قیادت کو غالب نہیں آنے دیا۔ دفاعی معاملات میں کرپشن ملک کے ساتھ غداری ہے۔ لوگ پیٹ کاٹ کر اسلحہ کیلئے پیسے دیتے ہیں۔ چھ ارب روپے کا کمیشن کھانے والے عام افسر نہیں مسلح افواج کے چیفس تھے۔ کرپٹ جرنیلوں کے ذریعے اللہ کی مدد کیسے آئے گی۔

عوام کو بے بس سمجھنے والے آمر غلطی پر

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عوام کو بے بس سمجھنے والے آمر غلطی پر ہیں۔ سیاسی جماعتوں کا

عبوری سیٹ اپ بنا کر انتخابات کروائے جائیں عوامی تائید رکھنے والے سیاستدانوں سے نجات کی پالیسیوں سے ملکی معیشت کو استحکام نہیں بخشا جا سکتا فوجی حکومت تنہا سیاسی سفر کی خودکش پالیسیوں پر عمل سے گریز کرے۔ فوجی حکمرانوں نے ملک کو معاشی استحکام دینے کا وعدہ کیا تھا مگر جو ہوا وہ اس کے برعکس ہے۔

نہ ہم نے وقت مانگا نہ ان کے پاس تھا

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن سے جنرل مشرف کی ملاقات نہ ہونے کا پروپیگنڈہ غلط ہے۔ نہ ہم نے ان سے وقت مانگا نہ ان کے پاس تھا۔ جنرل مشرف کا چہرہ دیکھ کر کلنٹن کو کشمیر یاد آجاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کی تقسیم نہیں مانیں گے ایسی کوئی تجویز یا منصوبہ زیر غور نہیں۔

کارگل کی جواب طلبی سے نہیں بچ سکتے

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ سقوط ڈھاکہ بھلانے کا مشورہ دینے والے کارگل کی جواب طلبی سے نہیں بچ سکتے۔ نہ حمود کمشن سے بچا جا سکتا ہے نہ کارگل کے ذمہ دار بچ سکیں گے۔ بیگم کلثوم نواز کو دو کلومیٹر لمبے جلوس میں مردان میں جلسہ گاہ میں لایا گیا۔ سینکڑوں گاڑیاں جلوس میں شامل تھیں۔ پورے راستے پر گل پاشی ہوئی۔

چاول کا بحران چیف ایگزیکٹو کا حکم

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے تمام وزارتوں کو حکم دیا ہے کہ چاول کا بحران حل کرنے کیلئے جلد از جلد ایکشن پلان تیار کیا جائے۔ یاد رہے کہ ایکسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے چاول کی قیمت میں زبردست کمی ہوئی ہے۔ شہروں میں دس روپے کلو چاول بک رہا ہے۔

کل یا پرسوں پٹرول مہنگا ہو گا

پٹرولیم کی قیمتوں میں آئندہ ایک دو دن میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ ڈی جی پٹرولیم نے کہا ہے کہ اضافہ ناگزیر ہے۔ اضافہ کتنا ہو گا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 04524-214510
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

اسلام آباد میں پلاٹس اور جائیداد کی خرید و فروخت
کرایہ پر لین دین کا آپکا اپنا بااعتماد ادارہ
وی آئی پی انٹرپرائزز
E-13-98 پیور اما سنٹر بلیو ایریا اسلام آباد
سہیل صدیقی (051) 270056
817423, 2877423

DILAWAR RADIO
Deals in: *Car stereo Pioneer, *Sony Hi-Fi, *Kenwood Power Amp + woofer, *Hi-Fi Stereo Car.
Main 3 - Hall Road, Lahore
✆ 7352212,7352790

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

2 عدد مکان برائے فروخت
رقبہ 1-1 کنال بالکل نئے تعمیر شدہ بجلی، پانی، گیس اور ٹیلی فون کے ساتھ دیگر سہولیات بھی میسر ہیں۔ واقعہ دار الصدر غربی ربوہ
فوری رابطہ : اکبر احمد
32/4 دار الصدر غربی ربوہ فون 212866

ربوہ آئی کلینک
سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج بذریعہ الٹرا ساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں
عینک سے نجات بذریعہ لیزر شوگر اور کالا موتیا کا علاج۔ بھینگے پن کا جدید طریقہ علاج۔
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد
ایف آر سی ایس ایڈنبرا۔ یوکے
دار الصدر غربی ربوہ فون (211707) 04524
نوٹ : ربوہ سے باہر سے آنے والے مریضوں سے گزارش ہے کہ وہ دیئے گئے فون نمبر پر وقت حاصل کر کے تشریف لائیں تاکہ ان کو مشکل نہ پیش آئے۔

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب، وزٹنگ کارڈ، لیٹر پیڈ، بروشرز، شادی کارڈز، کیلنڈرز
کلر فل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

SUZUKI
Baleno
Cultus
Bolan
Mehran
Sunday open
Friday Closed
گاڑیاں
نقد و آسان اقساط پر
دیدہ زیب رنگوں اور ہر ماڈل میں دستیاب ہیں
حاضر سٹاک فوری ڈیلیوری
MINI MOTORS
AUTHORISED A CLASS DEALERS
54-Industrial Gulberg III, Lahore
Tel: 5712119-5713689-5873384

الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
نیز پرانے کولر اور گیزرز ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور۔ فون 5114822-5118096
برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ 212038PP

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P.A. C.C.T.V. سسٹم سیکیورٹی سسٹم سٹالائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5۔ بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد
فون 051-2650347

خوشخبری
داخلے جاری ہیں
Save Time, Energy money
INSTITUTE OF INFORMATION TECHNOLOGY (IIT)
Get Oracle Certification under certified teacher from
ORACLE CORPORATION U.S.A.
After this course you can get
* OCP Certificate from ORACLE CORPORATION
* Helps in Immigration, Working Visa, Jobs in fortune 500 Companies all over the world.
6/50 Darul Aloom Wasti Rabwah - ☎ 04524-211629

Tremendous Progress ICC Nearest to Silver Jubilee
INSTITUTE OF COMPUTER & COMMERCE
ORACLE WITH VISUAL BASIC PLUS WEB PUBLICATIONS
E-Commerce with JAVA
DCH with A+ Certification
GRAPHICS TOOLS Corel Draw, Adobe Photo Shop, Dream Weaver, Cold Fusion, Freehand.
Coaching facility for ICS students is also available both Males/Females
Internet/E-mail Training facility is available for students
Railway Road, Str. 1 Darul Rehmat Sharqi, A Rabwah. Ph. 213343
E-mail. icc@fsd.comsats.net.pk Timing: 8 A.M. To 10 P.M.